## سوال

گھر میں سنت یا نوافل پڑھتے ہوئے بندہ قرآن سے بالجہر تلاوت کر سکتا ہے ؟ یا جتنا قرآن یاد ہو اس کی اونچی آواز میں نماز کے دوران تلاوت کی جا سکتی ہے ؟ میں نے کسی سے زبانی ایک حدیث سنی تھی لیکن وثوق سے کہہ نہیں سکتا کہ وہ ضعیف ہے یا قوی ہے ، کہ حضرت عمرؓ کو نبی کریم ﷺ نے آواز پست کرنے کا اور ابو بکرؓ کو آواز اونچی کرنے کا مشورہ دیا تھا ۔ وہ دونوں نماز پڑھ رہے تھے گھر میں یا محض تلاوت کر رہے تھے ؟ برائے مہربانی حدیث سے حوالہ دے کر جواب دیں ۔ م گھر میں سنت یا نوافل پڑھتے ہوئے بندہ قرآن سے بالجہر تلاوت کر سکتا ہے ؟ یا جتنا قرآن یاد ہو اس کی اونچی آواز میں نماز کے دوران تلاوت کی جا سکتی ہے ؟ میں نے کسی سے زبانی ایک حدیث سنی تھی لیکن وثوق سے کہہ نہیں سکتا کہ وہ ضعیف ہے یا قوی ، کہ حضرت عمرؓ کو نبی کریم ﷺ نے آواز پست کرنے کا اور ابو بکرؓ کو آواز اونچی کرنے کا مشورہ دیا تھا ۔ وہ دونوں نماز پڑھ رہے تھے گھر میں یا محض تلاوت کر رہے تھے ؟ برائے مہربانی حدیث سے حوالہ دے کر جواب دیں ۔

## جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس حدیث کا آپ نے ذکر کیا ہے اسے سیدنا ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم ﷺ نکلے اور ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے ، وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز دھیمی تھی ۔ اور عمر بن خطابؓ کے پاس سے گزرے ، وہ بھی نماز پڑھ رہے تھے ، ان کی آواز بلند تھی ۔ جب وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا : "اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا ، تم نماز پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز دھیمی تھی ؟" انہوں نے کہا : اے اللہ کے رسول! میں نے جس سے مناجات کی اسے سنا یا ۔ پھر آپ ﷺ نے عمر سے کہا : "میں تمہارے پاس سے گزرا ، تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے ؟" انہوں نے کہا : اے اللہ کے رسول! میں سوتے کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا ۔ حسن نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

**يَا أَبَا بَكْرٍ! ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (سنن أبي داود، التطوع: 1329) (صحیح)**

ابو بکر! اپنی آواز کچھ بلند کیا کرو ۔" اور عمر سے فرمایا : "تم اپنی آواز کچھ دھیمی رکھا کرو ۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں سنتیں اور نوافل ادا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

**اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا (صحیح البخاري، الصلاة: 432)**

اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انھیں بالکل قبرستان نہ بنا لو ۔

1 ۔ سنن رواتب یعنی فجر ، ظہر ، مغرب اور عشاء کی نماز کے ساتھ جو سنتیں ادا کی جاتی ہیں ان میں خاموشی سے قراءت کرنا سنت ہے ، البتہ اگر کوئی شرعی مصلحت ہو جیسے خشوع وخضوع کے لیے ، تو اتنی اونچی آواز میں تلاوت کر سکتا ہے جو خود کو سنائی دے ، اگر کسی کو تشویش لاحق ہو تو پھر خاموشی سے ہی قراءت کی جائے گی ۔

2 ۔ قیام اللیل میں انسان جیسے اس کے لیے بہتر ہو ویسے قراءت کر لے ، اگر اس کے لیے تھوڑی اونچی آواز سے قراءت کرنا زیادہ مناسب ہو تو اونچی آواز سے قراءت کر لے بشرطیکہ کسی کو کوئی اذیت لاحق نہ ہو ، اگر خاموشی سے قراءت کرنا اس کے لیے زیادہ مناسب ہو تو خاموشی سے کر لے ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا، وَيَخْفِضُ طَوْرًا (سنن أبي داود، التطوع :1328)( صحيح)

نبی کریم ﷺ رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی دھیمی آواز سے قراءت کرتے تھے ۔

1 ۔ اگر انسان نفلی نماز میں لمبا قیام کرنا چاہتا ہو اور اسے قرآن زبانی یاد نہ ہو تو اس کے لیے قرآن مجید کھول کر نا تلاوت کرنا جائز ہے ، کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان نماز میں قرآن مجید کھول کر امامت کروایا کرتا تھا ۔ **( صحیح البخاری ، ال أذان ، باب إمامة العبد والمولى )**

**واللہ أعلم بالصواب**

## محدث فتوی کمیٹی

1-فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب حفظہ اللہ

2-فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد صاحب حفظہ اللہ

3-فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال صاحب حفظہ اللہ